نماز تراویح

مؤلف

محمد طاہر بھٹی چک قاسم کا

نماز تراویح

مؤلف

محمد طاہر بھٹی چک قاسم کا

جملہ حقوق طباعت واشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب======== نماز تراویح

صفحات ======== ۴۱

قیمت ======== 0

موبائل نمبر

03477172726 , 03183625575

پتہ

چک قاسمکا تحصیل وضلع بہاولنگر، پنجاب پاکستان

E-mail:Tahirbhatti697@gmail.com

فہرست

عنوانات	نمبر شمار
مقدمہ	۸
قیامِ رمَضان کا مطلب:	۱۰
تراویح کا مطلب :	۱۰
تراویح کے فضائل:	۱۰
تراویح کا حکم	۱۲
تراویح میں جماعت کا حکم	۱۳
تراویح کا وقت	۱۴
تراویح کے وقت کے بارے میں تین قول ہیں	۱۶
وتر کے بعد تراویح پڑھنے کا حکم	۱۶
تراویح کی قضاء	۱۷
تراویح کی رکعات	۱۷
بیس رکعات تراویح پر اُمّت کا اِجماع	۱۸
دلیل نمبر 1: نبی کریم ﷺ کا عَمل	۲۰

دلیل نمبر 2: نبی کریم ﷺ کا عَمل	۲۰
دلیل نمبر 3 حضرت عطاء ابن ابی رباحؒ	۲۱
دلیل نمبر 4 حضرت عمرؓ	۲۱
دلیل نمبر 5 حضرت عمرؓ	۲۱
دلیل نمبر 6 حضرت عمرؓ	۲۲
دلیل نمبر 7 حضرت عمرؓ	۲۲
دلیل نمبر 8 حضرت عمرؓ	۲۲
دلیل نمبر 9 حضرت عثمانؓ	۲۳
دلیل نمبر 10 حضرت علیؓ	۲۳
دلیل نمبر 11 حضرت امام حسینؓ	۲۴
دلیل نمبر 12 حضرت علیؓ	۲۴
دلیل نمبر 13 حضرت علیؓ کے شاگرد	۲۵
دلیل نمبر 14 سعید بن جبیرؒ	۲۵
دلیل نمبر 15 عبداللہ بن مسعودؓ	۲۶
دلیل نمبر 16 اُبی بن کعبؓ	۲۶

دلیل نمبر 17 حضرت حارثؒ	۲۷
دلیل نمبر 18 اَبوالبختریؒ	۲۷
دلیل نمبر 19 علی بن ربیعہؒ	۲۷
دلیل نمبر 20 شتیر بن شکلؒ	۲۸
دلیل نمبر 21 سعید بن غفلہؒ	۲۸
دلیل نمبر 22 نافع بن عمرؒ	۲۸
دلیل نمبر 23 عمر بن عبدالعزیزؒ	۲۹
دلیل نمبر 24 ابراہیم بن یزید نخعیؒ	۲۹
دلیل نمبر 25 اِمام شافعیؒ	۳۰
دلیل نمبر 26 علّامہ نوویؒ	۳۰
دلیل نمبر 27 امام مالکؒ	۳۱
دلیل نمبر 28 امام احمد بن حنبلؒ	۳۲
دلیل نمبر 29 امام ابوحنیفہؒ	۳۳
دلیل نمبر 16 شیخ ابوحامد محمد غزالیؒ	۳۴
دلیل نمبر 30 شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۳۴

دلیل نمبر 31 شیخ امام عبدالوہاب شعرانیؒ	۳۵
8 رکعات تراویح کے قائلین کے دلائل	۳۵
پہلی دلیل اور اُس کا جواب	۳۵
دوسری دلیل اور اُس کا جواب	۳۸
تیسری دلیل اور اُس کا جواب	۴۰

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُ [1]

20 رکعت تراویح اُمّت کا ایک اجماعی اور اِتفاقی مسئلہ ہے، اِس میں 8 رکعات کا قول اختیار کرنا کسی بھی اِمام کا مسلک نہیں اور نہ ہی صحابہ وتابعین اور فقہاء ومجتہدین میں کبھی اِس کا کوئی قائل رہا ہے، لہٰذا اس مسئلہ کو محض فقہی اور مسلکی اختلاف کی نوعیت نہیں دی جاسکتی، اِس لئے کہ یہ اِجماعِ اُمّت کی صریح خلاف ورزی اور سَوادِ اَعظم کی کھلی مُخالفت ہے، اِس کی وجہ سے روزانہ تَراویح کی 12 رکعات ترک کرنے کا گناہ ہوتا ہے، جس سے اجتناب ضروری ہے۔

اِمام مالکؒ سے تَراویح کی رکعات کے بارے میں دو قول منقول ہیں: ایک قول جمہور کے مطابق یہ ہے کہ وتر کے علاوہ تَراویح کی 20 رکعات ہیں جبکہ دوسرا قول وتر کے علاوہ 36 رکعات کا ہے۔ اِمام ابوحنیفہ، اِمام شافعی اور اِمام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک

---

[1] سنن نسائی باب: (خطبہ جمعہ کی کیفیت کا بیان ۱۴۰۵) سنن الدارمی/ النکاح ۲۰ (۲۲۴۸) (صحیح)

وتر کے علاوہ تراویح کی بیس رکعات ہیں۔[۱]

اِس سے معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ تراویح کی صرف 8 ہی رکعات ہیں، یہ جمہور صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، فقہاء ومحدّثین، ائمہ اربعہ و مجتہدینِ امّت، شرق وغرب کے تمام اہلِ علم کے اتفاق اور اِجماع کے سراسر خلاف ہے، جس کی دلائل کے اعتبار سے کوئی قوّت اور حیثیت نہیں۔ ایک اَدنیٰ عقل ودانش کا حامل شخص بھی اِس حقیقت کو بخوبی جانتا اور سمجھتا ہے کہ جس مسئلہ پر حضرات صحابہ کرامؓ کا اِجماع ہو، ائمہ اربعہ اُس مسئلہ پر متفق ہوں، اور ہر زمانے کے فقہاء ومحدّثین اُس کے قائل رہے ہوں، اور اس میں کسی کا کبھی کوئی اختلاف نہ رہا ہو، نیز اُس مسئلہ کو ابتداء ہی سے تلقّی بالقبول یعنی اُمّت میں عمومی قبولیت کا درجہ حاصل رہا ہو اُس کی مُخالفت کرتے ہوئے اپنی رائے کو دین وشریعت کی حیثیت دینا سوائے ضلالت وگمراہی کے کیا ہوسکتا ہے۔

قیامِ رمَضان کا مطلب:

قیامِ رمضان ایک اِصطلاحی لفظ ہے، جس سے مراد جمہور محدّثین کے نزدیک "صلاۃ التراویح" ہوتی ہے، اِس باب میں اصلاً صلاۃ التراویح کو بیان کیا گیا ہے اور ساتھ میں ضمنی طور پر "لیلۃ النّصفِ من شعبان" یعنی شعبان کی پندرہویں شب کی عبادت کی عبادت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔[۲]

۱۔(بدایۃ المجتہد:1/219)(شامیہ:2/45)

۲۔(مرعاۃ المفاتیح:4/311)

تراویح کا مطلب :

تراویح جمع ہے "ترویحۃ" کی، ترویحۃ "استراحت" یعنی راحت حاصل کرنے کو کہا جاتا ہے، کیونکہ اس نماز میں ہر چار رکعت کے بعد کچھ راحت حاصل کرنے کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے اِس لئے اس کی ہر چار رکعات کو ترویحۃ کہتے ہیں، اور پانچ ترویحات کو جو دس سلاموں کے ساتھ اداء کیے جاتے ہیں یعنی بیس رکعات ، ان کے مجموعہ کو تراویح کہا جاتا ہے۔[۱]

تراویح کے فضائل:

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ رمضان کی پچیسویں شب میں آدھی رات تک ہمیں لے کر قیام فرمایا یعنی تراویح پڑھائی، ہم نے کہا: یارسول اللہ! رات کے بقیہ حصہ میں بھی اسی طرح ہمیں پڑھاتے رہیں تو کتنا اچھا ہو! آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: بے شک کوئی شخص جب امام کے ساتھ تراویح کے لئے کھڑا ہو یہاں تک کہ امام نماز سے فارغ ہوجائے تو اُس کے لئے پوری رات قیام (یعنی عبادت) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ۔[۲]

اِس سے معلوم ہوا کہ امام کے ساتھ تراویح پوری رات کے قیام کے برابر ہے۔

۱۔(البحرالرائق:2/71)(شامیہ 2/43)

۲۔(دارمی:1818)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے رمضان المُبارک میں ایمان کی حالت میں اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے قیام کیا یعنی تراویح پڑھی اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (۱)

ایک روایت میں پچھلے گناہوں کے ساتھ ساتھ اگلے گناہوں کی مغفرت کا بھی ذکر ہے، گویا تراویح پڑھنے والے کے اگلے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ مَنْ قَامَ شهر رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ »وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ «وَمَا تَأَخَّرَ۔ (۲)

حضرت ابوسلمہ اپنے والد حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس نے رمضان کے مہینہ میں ایمان کی حالت میں اجر وثواب کی نیت سے روزہ رکھا اور تراویح پڑھی وہ اپنے گناہوں سے اُس دن کی طرح نکل جاتا ہے جس دن اُس کی ماں نے اُس کو جنا تھا۔ شَهْرٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (۳)

حضرت عمرو بن مرّہ جُہنی ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپ کی

۱۔ (بخاری:2009)

۲۔ (السنن الکبریٰ للنسائی:2523)

۳۔ (ابن ماجہ:1328)(نسائی:2210)

رسالت کی گواہی دوں، پانچ نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں، رمضان میں تراویح پڑھوں اور زکوۃ اداء کروں تو آپ کا کیا خیال ہے میرے بارے میں ؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جو اِن کاموں کو کرتے ہوئے مَرجائے وہ صدّیقین اور شہداء میں سے ہے۔عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔ [۱]

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المُبارک کے قیام (تراویح) کی طرف لازم کیے بغیر شوق و رغبت دلاتے ۔ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ۔ [۲]

تراویح کا حکم

اِمام مالکؒ: تراویح کی نماز کا حکم مندوب اَکید اور مُرَغّب کا ہے یعنی ایسا مندوب جس کی زیادہ تاکید اور ترغیب دی گئی ہے۔

ائمہ ثلاثہؒ: سنّتِ مؤکّدہ علی العین ہے، یعنی ہر شخص پر پڑھنا ضروری ہے۔

رَوافض: دو قول ہیں: (1) مَردوں کیلئے سنّت ہے، عورتوں کیلئے نہیں۔ (2) تراویح

۱۔(صحیح ابن خزیمہ:2212)

۲۔(ابن ابی شیبہ:7698)

مَردوعورت کسی کیلئے مسنون نہیں۔ [۱]

جمہور فقہاء ومحدّثین کے نزدیک تراویح "سنّتِ مؤکّدہ علی العین" ہے، یعنی ہر شخص کیلئے مسنون ہے، اِمام مالکؒ اس کو مندوبِ اکید ومرغّب قرار دیتے ہیں۔ [۲]

مندوبِ اَکیَد کا مطلب یہ ہے کہ ایسا مندوب جس کی شریعت کے اندر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے، اور مرغّب اُسے کہتے ہیں جس کی نبی کریم ﷺ نے ترغیب وتلقین فرمائی ہے، حاصل اس کا بھی وہی نکلتا ہے، یعنی ایسا حکم جس کی شرعاً ترغیب وتاکید اور تلقین کی گئی ہو۔

تراویح جس طرح مَردوں کیلئے سنّتِ مؤکّدہ ہے اِسی طرح عورتوں کیلئے بھی مسنون ہے، لہٰذا روافض کا یہ کہنا کہ یہ صرف مَردوں کیلئے مسنون ہے، عورتوں کیلئے نہیں یا مَردوعورت کسی کیلئے بالکل سنت نہیں ، یہ قول درست اور کسی بھی طرح قابلِ التفات نہیں۔ [۳]

تراویح میں جماعت کا حکم

جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے پر تمام ائمہ متفق ہیں، البتہ اِس کا حکم کیا ہے، اِس میں اختلاف ہے:

امام ابوحنیفہؒ: سنت علی الکفایہ ہے۔

۱۔(شامیہ:2/44)(الفقہ علی المذاہب:1/309)(بدایۃ المجتہد:1/219)

۲۔(الفقہ علی المذاہب:1/309)(بدایۃ المجتہد:1/219)

۳۔(منحۃ الخالق:2/71)(شامیہ:2/44)

امام شافعی واحمدؒ: سنت علی العین ہے۔

امام مالکؒ: مندوب ہے۔ [۱]

تراویح گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں :

تراویح گھر یا مسجد میں بالاتفاق پڑھی جاسکتی ہے، البتہ جماعت سے پڑھنا چاہیئے، جیسا کہ ماقبل گزرا، لیکن گھر یا مسجد میں سے افضل کیا ہے، اس میں اختلاف ہے:

مالکیہ: تراویح کی نماز گھر میں پڑھنا مندوب ہے، بشرطیکہ:

(1) گھروں میں تراویح پڑھنے مسجدوں میں جماعت معطّل نہ ہو۔

(2) گھر میں زیادہ نشاط اور چستی کے ساتھ تراویح پڑھی جائے اور سستی کی وجہ سے ترک نہ ہو۔

(3) تراویح پڑھنے والا حرمین شریفین میں آفاقی نہ ہو۔ پس ان میں سے کوئی شرط بھی اگر نہ پوئی جائے تو مسجد میں تراویح پڑھنا افضل ہوگا۔

ائمہ ثلاثہ: امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے۔ [۲]

تراویح کا وقت

وقتِ جائز: عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک، خواہ وتر سے پہلے یا بعد میں، لیکن پہلے افضل ہے۔

۱۔(الفقہ علی المذاھب الاربعہ:1/309)

۲۔(شامیہ:2/45)(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:27/146،147)

وقتِ مستحب: تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرکے پڑھنا مستحب ہے۔

وقتِ مکروہ: اِس میں اختلاف ہے کہ تراویح کا وقتِ مکروہ ہے یا نہیں:

پہلا قول: آدھی رات کے بعد تک یعنی آخرِ لیل تک مؤخر کرکے پڑھنا مکروہ ہے، اِس لئے کہ عشاء کی نماز بھی رات کے نصفِ آخر میں پڑھنا مکروہ ہے، پس اُس کے تابع یعنی تراویح کو بھی نصفِ آخر میں پڑھنا مکروہ ہوگا۔

دوسرا قول: آدھی رات کے بعد بھی صبح سے پہلے پہلے جبکہ ترک کا خوف نہ ہو، تراویح کو مؤخر کرکے پڑھنا مکروہ نہیں، اِس لئے کہ تراویح اگرچہ عشاء کی نماز کے تابع ہے لیکن یہ قیام اللیل ہے، اِسی لئے تو اِس کو "قیام شہر رمضان" کہا جاتا ہے اور قیام اللیل کا رات کے آخر میں پڑھنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہوتا ہے، لہٰذا اسے مکروہ کیسے کہا جاسکتا ہے۔ اور یہی قول راجح ہے۔ [۱]

فائدہ: اگر عشاء، تراویح اور وتر سے فارغ ہونے کے بعد یہ پتہ چلے کہ عشاء کی نماز بغیر وضو کے پڑھی گئی ہے تو بالاتفاق تراویح کو لوٹایا جائے گا، کیونکہ وہ عشاء کے تابع ہے لہٰذا اپنے وقت سے پہلے اداء ہوگئی ہے، ہاں! وتر کے لوٹانے میں اختلاف ہے: اِمام صاحب (ابوحنیفہؒ) کے نزدیک وتر کی نماز لوٹائی نہیں جائے گی، کیونکہ وہ عشاء کے تابع نہیں، مستقل واجب نماز ہے۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک وتر کی نماز بھی لوٹائی جائے گی، کیونکہ وہ سنّت ہے اور فرض نماز کے تابع ہے۔ [۲]

۱۔ (شامیہ: 44/2)

۲۔ (عُمدۃ الفقہ: 323/2)

تراویح کے وقت کے بارے میں تین قول ہیں

تراویح کا وقت پوری رات ہے، خواہ عشاء سے پہلے پڑھیں یا بعد میں، اِسی طرح وتر سے پہلے پڑھیں یا بعد میں، گویا اِس قول کے مطابق غروبِ شمس سے تراویح کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے، اِس کی کسی نے تصحیح نہیں۔

تراویح کا وقت عشاء اور وتر کے درمیان ہے، یعنی وتر کے بعد یا عشاء سے پہلے تراویح کی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ بعض حضرات نے اِس کی تصحیح کی ہے۔ لیکن یہ بھی اَصح نہیں۔

تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے، خواہ وتر سے پہلے پڑھیں یا بعد میں۔ اِس قول کے مطابق عشاء سے پہلے پڑھنا تو درست نہیں، وتر کے بعد پڑھنا درست ہے۔ یہ قول اصح ہے، اکثر حضرات احناف نے اِس کی تصحیح کی ہے، وعلیہ الفتویٰ۔ [1]

وتر کے بعد تراویح پڑھنے کا حکم

اِس پر سب کا اتفاق ہے کہ تراویح خواہ وتر سے پہلے پڑھیں یا بعد میں، اداء ہوجاتی ہے، نیز اِس پر بھی سب متفق ہیں کہ وتر سے پہلے ہی پڑھنا بہتر ہے، لیکن وتر کے بعد پڑھنا مکروہ ہے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

۱۔ (شامیہ: 44/2)

امام مالکؒ: تراویح وتر کے بعد پڑھی جائے تو مکروہ ہوگی۔

ائمہ ثلاثہؒ: تراویح وتر کے بعد پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے، البتہ وتر سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔[۱]

تراویح کی قضاء

تراویح کی نماز اگر اپنے وقت سے نکل جائے، مثلاً صبح صادق تک تراویح نہیں پڑھی جاسکی تو کیا بعد میں قضاء کی جائے گی یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

شوافع: وقت نکلنے کے بعد تراویح کی قضاء کی جائے گی۔

مالکیہ وحنابلہ: وقت نکلنے کے بعد تراویح کی قضاء نہیں کی جائے گی۔

احناف: تین قول ہیں: (1) اگلی تراویح سے پہلے پہلے قضاء کی جائے گی۔

(2) رمضان کا مہینہ گزرنے سے پہلے پہلے قضاء کی جائے گی۔

(3) راجح قول یہ ہے کہ وقت نکلنے کے بعد قضاء نہیں کی جائے گی۔[۲]

تراویح کی رکعات

تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں، اِس میں دو قول ذکر کیے گئے ہیں:

اِمام مالکؒ: دو قول ہیں: (1) بیس رکعات۔ (2) چھتیس رکعات، علاوہ وتر کی نماز کے۔

۱۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ: 1/310)

۲۔ (شامیہ: 2/45) (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: 1/310)

ائمہ ثلاثہؒ: تراویح کی بیس رکعات ہیں۔[۱]

بیس رکعات تراویح پر اُمّت کا اِجماع

بیس رکعت تراویح اُمّت کا ایک اجماعی مسئلہ ہے، اِس میں آٹھ کا قول اختیار کرنا اِجماعِ اُمّت کی خلاف ورزی ہے، ذیل کے کچھ حوالہ جات سے اِس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

اِمام ترمذیؒ فرماتے ہیں:

تراویح کے بیس رکعت ہونے پر اکثر اہلِ علم کا عمل ہے، جیسا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ اور دیگر حضرات صحابہ کرامؓ سے مَروی ہے۔ وَأَكْثَرُ أَهْلِ العِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔[۲]

علّامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

جمہور صحابہ کرامؓ کے نزدیک تراویح بیس رکعت ہے، اور اِسی وجہ سے ائمہ اربعہؒ میں سے کوئی بھی بیس سے کم کا قائل نہیں۔ لم يقل أحد من الأئمة الأربعة بأقل من عشرين ركعة في التراويح، وإليه جمهور الصحابة رضوان الله عنهم۔[۳]

۱۔ (بدایۃ المجتہد: 1/219) (شامیہ: 2/45)

۲۔ (ترمذی: 806)

۳۔ (العرف الشذی: 2/208)

علّامہ نووی ؒ قاضی عیاض ؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

بیس رکعت تراویح جمہور علماء کرام ؒ کا مسلک ہے۔وَنَقَلَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ عَنْ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ۔[۱]

علّامہ ابنِ تیمیہ ؒ فرماتے ہیں:

بیس رکعت تراویح وہ عمل ہے جس پر اکثر مسلمان عمل کرتے ہیں ۔وَهُوَ الَّذِي يَعْمَلُ بِهِ أَكْثَرُ الْمُسْلِمِينَ۔[۲]

علّامہ کاسانی ؒ فرماتے ہیں:

حضرت عمر ؓ نے حضرات صحابہ کرام کو رمضان کے مہینے میں حضرت اُبیّ بن کعب ؓ کی اقتداء پر جمع کر دیا تھا چنانچہ وہ لوگوں کو ہر رات میں بیس رکعت پڑھاتے، اور اِس پر کسی صحابی نے بھی اُن پر نکیر نہیں کی، لہٰذا یہ صحابہ کرام کی جانب سے بیس رکعت پر اِجماع ہوگیا۔ جَمَعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَصَلَّى بِهِمْ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً، وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ عَلَيْهِ فَيَكُونُ إِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔[۳]

اسی طرح علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ تعالی نے ''المغنی'' میں اور علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی نے ''شرح النقایہ'' میں اور علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالی نے ''شرحِ

۱۔(المجموع شرح المہذّب:4/32)

۲۔(مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ:22/272)

۳۔(بدائع الصنائع:1/288)

بخاری‘‘میں اس اجماع کا ذکر کیا ہے۔[۱]

دلیل نمبر 1: نبی کریم ﷺ کا عمل

(1)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔[۲]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں 20 رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 2: نبی کریم ﷺ کا عمل

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلَّى النَّاسَ أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَأَوْتَرَ بِثَلَاثَةٍ۔[۳]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات (اپنے حجرہ سے) نکلے اور لوگوں کو 4 رکعت (فرض نماز) 20 رکعت (تراویح) اور 3 رکعت وتر پڑھائی۔

۱۔المغني:۱/۴۵۶، شرح النقاية:۲/۲۴۱، إرشادالساري:۳/۵۱۵

۲۔(طبرانی کبیر:12102)(ابن ابی شیبہ:7692)اس کی سند حسن ہے۔امت کے تلقی بالقبول کی وجہ سے صحیح شمار ہو گی۔

۳۔(أخرجہ حمزۃ السہمی الجرجانی فی تاریخہ:317)اس کی سند حسن ہے۔امت کے تلقی بالقبول کی وجہ سے صحیح شمار ہوگی۔

دلیل نمبر 3 حضرت عطاء ابن ابی رباحؒ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت عطاء ابن ابی رباحؒ (جو کہ ایک بہت مشہور اور بڑے تابعی ہیں اور اُن کا شمار کِبار تابعین میں ہوتا ہے، وہ) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اِس حالت میں پایا ہے کہ وہ 23 رکعتیں وتر سمیت تراویح پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر 4 حضرت عمرؓ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔ (۲)

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطابؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو 20 رکعت تراویح پڑھائے۔

دلیل نمبر 5 حضرت عمرؓ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ۔ (۳)

۱۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 7688) اسناد حسن

۲۔ (ابن ابی شیبہ: 7682) اسنادہ مرسل قوی

۳۔ (مؤطا مالک: 281) اسنادہ ورجال ثقات

ترجمہ: حضرت یزید بن رُومانؒ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں رَمضان کے اندر (وتر سمیت) 23 رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 6 حضرت عمرؓ

حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمرؓ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری صاحب سو سو آیات والی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ (۱)

امام مالک نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزیدؓ سے روایت کی ہے کہ (عہد فاروقی) میں بیس رکعت تراویح تھی۔ (۲)

دلیل نمبر 7 حضرت عمرؓ

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے۔ (۳)

دلیل نمبر 8 حضرت عمرؓ

حضرت سائب بن یزیدؓ سے مَروی ہے کہ لوگ حضرت عمرؓ کے دور میں تین رکعت

۱۔ مسند ابن الجعد ہ ص ۴۱۳ رقم الحدیث ۲۸۲۵ اس کی سند بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔
۲۔ نیل الاوطار شوکانی ج ۲ ص ۵۱۴ اس کی سند بخاری کی سند ہے۔
۳۔ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۱۱ اس سند کے راوی ثقہ ہیں۔

(وتر)اور 20 رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھی۔ [۱]

حضرت سائب بن یزیدؓ سے مَروی ہے کہ لوگ حضرت عمرؓ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔ [۲]

محمد بن کعب القرظیؒ (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمرؓ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ [۳]

دلیل نمبر 9 حضرت عثمانؓ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوا يَقْرَءُونَ بِالْمِئِينِ، وَكَانُوا يَتَوَكَّئُونَ عَلَى عِصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ۔ [۴]

ترجمہ: حضرت سائب بن یزیدؓ سے مَروی ہے کہ لوگ حضرت عمرؓ کے دور میں رمضان المبارک کے اندر 20 رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور حضرت عثمانؓ کے دور میں شدّتِ قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔

دلیل نمبر 10 حضرت علیؓ

۱۔ مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۰۱ حدیث نمبر ۷۷۶۳

۲۔ معرفۃ السنن والاثار والبیہقی ج ۲ ص ۴۰۵ حدیث نمبر ۱۳۶۵ امام نیمویؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

۳۔ قیام الیل للمروزی ص ۱۵۷

۴۔ (سنن بیہقی: 2/698) رجال ثقات قال امام الفریابیؒ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔ [1]

حضرت علیؓ نے رمضان المبارک میں قرّاء (اچھا پڑھنے والوں) کو بلایا اور اُن میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ لوگوں کو 20 رکعت تراویح پڑھاؤ۔

دلیل نمبر 11 حضرت امام حسینؓ

امام زیدؒ اپنے والد امام زین العابدینؒ سے وہ اپنے والد حضرت امام حسینؓ سے رویت فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے، ہر چار رکعت کے بعد آرام کا اتنا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے (اور یہ بھی حکم دیا کہ قاری) آخر میں وتر پڑھائے۔ [2]

دلیل نمبر 12 حضرت علیؓ

عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔ [3]

ترجمہ: حضرت ابوالحسناءؒ نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ

۱۔ (سنن بیہقی: 2/699) اسناد حسن

۲۔ مسند الامام زید ص ۱۵۸، ۱۵۹ اس رویت کے تمام راوی اہل بیت کے ہیں اور ثقہ ہیں۔

۳۔ (سنن بیہقی: 2/699) (ابن ابی شیبہ: 7681) اسناد حسن

لوگوں کو رمضان میں پانچ ترویحات یعنی 20 رکعات پڑھایا کرے۔

دلیل نمبر 13 حضرت علیؓ کے شاگرد

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرؒ، سعید بن ابی الحسنؒ اور عمران العبدیؒ یہ تینوں حضرت علیؓ کے شاگردوں میں سے تھے۔ یونسؒ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الاشعث کے فتنہ سے پہلے جامع مسجد بصرہ میں دیکھا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؒ، سعید بن ابی الحسنؒ اور عمران العبدی لوگوں کو پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔ [1]

صحابہ کرامؓ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ دین کے کسی اَدنیٰ طالبِ علم سے بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں، نبی کریم ﷺ کے سفر و حضر کے ساتھی، آپ کے انتہائی قریب رہنے والے، آپ ﷺ کی کئی طرح کی خدمات کی ذمّہ داری کو بحسن وخوبی نبھانے والے یہ وہ مشہور جلیل القدر صحابی ہیں جن کے تفقّہ اور دین کی سمجھ بوجھ کا یہ عالَم تھا کہ صحابہ کرام اپنے مسائل میں اِن کی جانب رجوع فرمایا کرتے تھے۔ اُن کے نزدیک بھی تَراویح کی رکعات 20 ہی تھیں، چنانچہ وہ خود بھی اِسی پر عمل کرتے ہوئے رمضان کے مہینہ میں 20 رکعات تَراویح پڑھایا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 14 عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت زید بن وھبؒ فرماتے ہیں: "كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ" حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہمیں رمضان کے

۱۔ قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۸

مہینہ میں تَراویح پڑھایا کرتے تھے۔اور اِس کی مِقدار اِمام اَعمَش ؒ فرماتے ہیں:"کَانَ یُصَلِّی عِشْرِینَ رَکْعَةً وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ"حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ 20رکعت تَراویح اور تین رکعت وِتر پڑھایا کرتے تھے۔[۱]

دلیل نمبر 15 سعید بن جبیرؒ

حضرت اسماعیل بن عبدالمالکؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیرؒ رمضان کے مہینے میں ہماری امامت کرواتے تھے آپ دونوں قرأتیں کرواتے تھے ایک رات ابن مسعودؓ کی قرات (اور دوسری رات حضرت عثمانؓ کی قرات) آپؒ پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔[۲]

دلیل نمبر 16 اُبی بن کعبؓ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ: کَانَ أُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یُصَلِّی بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِینَةِ عِشْرِینَ رَکْعَةً، وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ۔[۳]

ترجمہ: حضرت عبدالعَزیز بن رُفیعؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منوّرہ میں حضرت اُبی بن کعبؓ لوگوں کو ماہِ رَمضان میں 20رکعت تَراویح اور تین رکعت وِتر پڑھایا کرتے تھے۔

۱۔(أخرجہ محمّد بن نصر المَروزی فی قیام اللیل وقیام رَمضان:221)(عُمدۃ القاری:11/127) اس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۲۔مصنف عبدالرزاق ج4ص204

۳۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:7684) اسنادمرسل قوی

دلیل نمبر 17 حضرت حارثؒ

عَنِ الْحَارِثِ:أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً،وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ،وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔[۱]

ترجمہ:حضرت حارثؒ سے مروی ہے کہ وہ رمضان میں لوگوں کو 20 تراویح اور 3 وتر پڑھاتے تھے اور رُکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر 18 اَبوالبختریؒ

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ:أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ فِي رَمَضَانَ، وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ۔[۲]

ترجمہ:حضرت اَبوالبختریؒ جو کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے خاص اَصحاب میں سے ہیں،اُن کے بارے میں آتا ہے کہ وہ رمضان المُبارک میں 5 تَرویحے (یعنی 20 رَکعات) اور 3 رکعات وِتر پڑھایا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 19 علی بن ربیعہؒ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ،أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ۔[۳]

۱۔(ابن ابی شیبہ:7685)

۲۔(ابن ابی شیبہ:7686) اسنادہ صحیح

۳۔(مصنف ابن ابی شیبہ:7690) اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن عُبید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ ؒ لوگوں کو رمضان المبارک میں 5 ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور 3 رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 20 شتیر بن شکل ؒ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔ [1]

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل ؒ، جو حضرت علی ؓ کے اصحاب میں سے تھے، رمضان المبارک میں لوگوں کو 20 رکعت تراویح اور وتر پڑھایا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 21 سعید بن غفلہ ؒ

أَبُو الْخَصِيبِ قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔ [2]

ترجمہ: حضرت ابوالخصیب ؒ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن غفلہ ؒ ہمیں رمضان میں نماز پڑھاتے تھے، پس 5 ترویحے یعنی 20 رکعتیں پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 22 نافع بن عمر ؒ

"عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ

۱۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 7680) اسنادہ حسن

۲۔ (سنن بیہقی: 2/698) اسنادہ حسن

عِشْرِيْنَ رَكْعَةً"۔ [۱]

ترجمہ: حضرت نافع بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ ابی مُلیکہؒ ہمیں رَمضان میں 20 رکعت تَراویح پڑھایا کرتے تھے۔

دلیل نمبر 23 عمر بن عبدالعزیزؒ

حضرت داؤد بن قیسؒ جو مدینہ کے رہنے والے تھے، مشہور محدث و حافظ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ اور ابان بن عثمانؒ کے دور میں لوگوں کو چھتیس رکعت (تراویح) اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔ [۲]

36 رکعت تراویح کیسے ہوئی؟ امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔ اہل مدینہ نے مکہ کی مشابہت کے لیے 36 رکعت اختیار کرلیں کیونکہ اہل مکہ چار رکعت طواف کعبہ کر لیتے تھے اور پانچویں ترویحہ کے بعد طواف نہیں کرتے تھے۔ پس اہل مدینہ طواف کی جگہ پر ۴ رکعت کے بعد ۴ رکعت (نفل) پڑھ لیتے تھے۔ [۳]

دلیل نمبر 24 ابراہیم بن یزید نخعیؒ

کوفہ کے مشہور فقیہ، مفتی اہل کوفہ حضرت ابراہیم بن یزید نخعیؒ فرماتے ہیں۔

لوگ (صحابہ و تابعین) رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔ [۴]

۱۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ: 7683) اسنادہ صحیح

۲۔ مصنف ابن شیبہ ج 2 ص 285 اسناد صحیح

۳۔ الحاوی الفتاوی ج ۱ ص ۳۳۶

۴۔ کتاب الاثار: ص ۴۱

دلیل نمبر 25 اِمام شافعیؒ

اِمام شافعی فرماتے ہیں:

"وَرَأَيْتُهُمْ بِالْمَدِينَةِ يَقُومُونَ بِتِسْعٍ وَثَلَاثِينَ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ عِشْرُونَ؛ لِأَنَّهُ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَكَذَلِكَ يَقُومُونَ بِمَكَّةَ وَيُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ"

میں نے لوگوں کو مدینہ منوّرہ میں دیکھا ہے کہ وہ 39 رکعات تَراویح پڑھتے ہیں، جبکہ میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ 20 رکعت پڑھی جائے، اِس لئے کہ یہ حضرت عُمر سے مَروی ہے، اور مکہ مکرّمہ کے رہنے والے بھی 20 رکعت تَراویح اور 3 رکعت وِتر پڑھتے ہیں۔ [1]

اِمام ترمذیؒ فرماتے ہیں:

"وَأَكْثَرُ أَهْلِ العِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ رَكْعَةً"

یعنی تراویح کے 20 رکعت ہونے پر اکثر اہلِ علم کا عمل ہے، جیسا کہ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ اور دیگر حضرات صحابہ کرامؓ سے مَروی ہے۔ [2]

دلیل نمبر 26 علّامہ نوویؒ

محدّثِ عظیم، شارحِ مُسلم علّامہ نوویؒ فرماتے ہیں:

۱۔ (کتاب الاُمّ: 1/167)

۲۔ (ترمذی: 806)

"مَذْهَبُنَا أَنَّهَا عِشْرُونَ رَكْعَةً بِعَشْرِ تَسْلِيمَاتٍ غَيْرَ الْوِتْرِ وَذَلِكَ خَمْسُ تَرْوِيحَاتٍ وَالتَّرْوِيحَةُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَتَيْنِ هَذَا مَذْهَبُنَا وَبِهِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَأَحْمَدُ وَدَاوُد وَغَيْرُهُمْ وَنَقَلَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ عَنْ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ"

تَراویح کی رکعات کے بارے میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ وہ وِتر کے علاوہ 20 رکعات ہیں اور وہ 5 ترویحات بنتی ہیں، اِس طرح کہ ہر ایک تَرویحہ 2 سلام کے ساتھ 4 رکعت پر مشتمل ہے۔ یہ ہمارا مسلک ہے، اور اِمام ابوحنیفہ، اُن کے اَصحاب اور اِمام احمد اور داؤد وغیرہ سب کا مسلک بھی یہی ہے، بلکہ قاضی عیاضؒ نے تو اسے جمہور علماء کا مسلک قرار دیا ہے۔ [1]

دلیل نمبر 27 امام مالکؒ

علامہ ابن رشدؒ مالکی فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ نے ایک قول کے مطابق بیس رکعت تراویح کو مستحسن کہا ہے۔ چناچہ علامہ ابن رشدؒ مالکی فرماتے ہیں کہ دوسرا قول چھتیس رکعت کا ہے جن میں بیس رکعت تراویح اور سولہ نفل تھی۔ [2]

علّامہ ابن عبدالبر مالکیؒ فرماتے ہیں:

"وَهُوَ قَوْلُ جمهُور الْعُلَمَاء، وَبِه قَالَ الْكُوفِيُّون وَالشَّافِعِيّ وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاء، وَهُوَ الصَّحِيح عَنْ أُبَيّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ

۱۔(المجموع شرح المہذّب:4/32)

۲۔ہدایۃ المجتہد ج۱ ص214

خِلَافٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ"۔ [۱]

20 رکعات تَراویح جمہور علماء کا قول ہے، اور یہی کُوفیوں اور اِمام شافعی اور اکثر فقہاء کرامؒ کا قول ہے اور یہی بات صحیح طور پر حضرت اُبیّ بن کعبؓ سے ثابت ہے جس کی صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی مُخالفت نہیں کی۔

دلیل نمبر 28 امام احمد بن حنبلؒ

فقہ حنبلی کے ممتاز ترین ترجمان امام ابن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں:

امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبلؒ) کے نزدیک مختار اور راجح بیس رکعت تراویح ہے۔ امام ثوریؒ، امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ بھی بیس رکعت ہی کے قائل ہیں۔ [۲]

علّامہ ابنِ تیمیہؒ فرماتے ہیں:

" فَالْقِيَامُ بِعِشْرِينَ هُوَ الْأَفْضَلُ وَهُوَ الَّذِي يَعْمَلُ بِهِ أَكْثَرُ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ وَسَطٌ بَيْنَ الْعَشْرِ وَبَيْنَ الْأَرْبَعِينَ"

پس 20 رکعات تَراویح پڑھنا ہی افضل ہے، اور یہی وہ مسلک ہے جس پر اکثر مسلمان عمل کرتے ہیں، اِس لئے کہ یہ 10 اور 40 رکعات کے درمیان ایک معتدل اور درمیانہ قول ہے۔ [۳]

۱۔ (عُمدۃ القاری: 11/127)

۲۔ المغنی ابن قدامہ ج 1 ص 802

۳۔ (مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: 22/272)

دلیل نمبر 29 امام ابوحنیفہؒ

علامہ ابن رشدؒ اپنی مشہور کتاب ؛ہدایۃ المجتہد ؛ میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے۔ [1]

علّامہ انور شاہ کشمیری الحنفیؒ فرماتے ہیں:

"لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ بِأَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي التَّرَاوِيْحِ، وَإِلَيْهِ جَمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ، وَقَالَ مَالِكُ بنُ أَنَسٍ بِسِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ رَكْعَةً فَإِنَّ تَعَامُلَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْكَعُونَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اِنْفِرَاداً فِي التَّرْوِيْحَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ مَكَّةَ فَكَانُوا يَطُوْفُونَ بِالْبَيْتِ فِي التَّرْوِيْحَاتِ"

ائمہ اَربعہ میں سے کوئی بھی 20 رکعت تَراویح سے کم کا قائل نہیں، اور یہی جمہور صحابہ کرام رِضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک ہے۔ اِمام مالک بن اَنس فرماتے ہیں کہ تَراویح کی 36 رکعت رکعتیں ہیں، اِس لئے کہ مدینہ منوّرہ کے لوگوں کا عمل یہ تھا کہ وہ ہر تَرویحہ (یعنی چار رکعات) کے بعد اِنفرادی طور پر 4 رکعت پڑھا کرتے تھے، اور مکہ مکرّمہ کے لوگ تَرویحات میں بیت اللہ شریف کا طَواف کیا کرتے تھے۔ [2]

علّامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"وَالصَّحِيحُ قَوْلُ الْعَامَّةِ لِمَا رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ أَصْحَابَ

۱۔ ہدایۃ المجتہد ج ۱ ص 214

۲۔ (العَرف الشذی: 2/208)

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَصَلَّى بِهِمْ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً، وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ عَلَيْهِ فَيَكُونُ إِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَى ذَلِكَ"

اور (تَراویح کے بارے میں) صحیح قول اکثر عُلماء کرام کا ہے (یعنی 20 رکعات) اِس لئے کہ حضرت عُمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کو رمضان کے مہینہ میں حضرت اُبیّ بن کعبؓ کی اقتداء پر جمع کر دیا تھا، چنانچہ وہ لوگوں کو ہر رات میں 20 رکعت پڑھاتے، اور اِس پر کسی صحابی نے بھی اُن پر نکیر نہیں کی، لہٰذا یہ صحابہ کرام رِضوان اللہ علیہم اَجمعین کی جانب سے 20 رکعت پر اِجماع ہو گیا۔ [1]

دلیل نمبر 16 شیخ ابو حامد محمد غزالیؒ

شیخ ابو حامد محمد غزالیؒ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں جن کا طریقہ مشہور ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہیں۔ [2]

دلیل نمبر 30 شیخ عبد القادر جیلانیؒ

شیخ عبد القادر جیلانیؒ: آپ علوم اسلامیہ کے ہر فن میں بے بدل عالم، تصوف وسلوک کے مشہور امام تھے اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں تراویح کے متعلق فرماتے ہیں

۱۔(بدائع الصنائع: 1/288)

۲۔احیاء العلوم ج1 ص123

کہ:

تراویح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مؤکدہ ہے اور بیس رکعت ہے۔ [۱]

دلیل نمبر 31 شیخ امام عبدالوہاب شعرانیؒ

شیخ امام عبدالوہاب شعرانیؒ: آپ مشہور محدث، فقیہ اور سلسلہ تصوف میں ایک خاص مقام کے مالک تھے۔ اپنی مشہور زمانہ کتاب ؛میزان الکبریٰ ؛ میں تحریر فرماتے ہیں کہ تراویح رمضان میں بیس رکعت ہے۔ [۲]

8 رکعات تَراویح کے قائلین کے دلائل

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو چکی ہے کہ تَراویح کی 20 ہی رکعات ہیں جس پر دَورِ صحابہ اور بعد کے تمام قرون کے فقہاء و محدّثین نے عمل کیا ہے اور اِسی وجہ سے اُمّت میں اس کو عُمومی قبولیت حاصل ہوئی ہے، تاہم اِس سب کے باوجود ہمارے مُعاشرے کے بعض لوگ اِس متفقہ حقیقت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں اور وہ تَراویح کی 8 رکعت پڑھنے پر ہی مُصر ہیں۔

ذیل میں اُن کے دلائل کے مُختصراً جوابات ذکر کیے جا رہے ہیں۔

پہلی دلیل اور اُس کا جواب

"عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

۱۔ص 268,267

۲۔ص ۱۴۳

كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: »مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا"۔(بخاری:2013)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمنؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ رمضان المُبارک میں نبی کریم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آپ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ میں 11 رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پس آپ ﷺ پہلے چار رکعت پڑھتے، اُن 11 رکعتوں کے بارے میں نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور کتنی طویل ہوتی تھیں، پھر 4 رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ وہ کتنی حَسین اور کتنی طَویل ہوتی تھیں، پھر 3 رکعت وِتر پڑھتے تھے۔

8 رکعت تَراویح کے قائلین مذکورہ بالا حدیث سے اِستدلال کرتے ہیں اور اُن کے نزدیک حدیثِ مذکور میں بیان کردہ آٹھ رکعات تَراویح کی بیان کی گئی ہیں۔

جواب: حدیثِ مذکور کے مُختلف جوابات دیے گئے ہیں، ذیل میں بالترتیب اُن کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(1) حدیثِ مذکور مضطرب ہونے کی وجہ سے قابلِ اِستدلال نہیں اِس لئے کہ خود حضرت اَمّاں عائشہ صدیقہؓ سے سندِ صحیح کے ساتھ 13 رکعات کی روایت بھی مَروی ہے، چنانچہ علّامہ ابن حجر عَسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"أَشْكَلَتْ رِوَايَاتُ عَائِشَةَ عَلَى كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى نَسَبَ

بَعْضُهُمْ حَدِيثَهَا إِلَى الِاضْطِرَابِ" حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایات (کے اِضطراب) نے بہت سے اہلِ علم کو مُشکل میں ڈال دیا ہے، یہاں تک کہ اُن میں سے بعض نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث کو مُضطرب قرار دیدیا۔[1]

اب یا تو حدیث کو مُضطرب مانا جائے تو اِستدلال درست نہیں رہتا اور یا اِضطراب کو ختم کرنے اور تطبیق دینے کیلئے یہ کہا جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی احادیث کا اختلاف مختلف اوقات کے اعتبار سے ہے، اِس صورت میں 8 رکعت پر تَراویح کا اِنحصار باقی نہیں رہتا۔

(2) حدیثِ مذکور میں تہجّد کی رکعات کو بیان کیا گیا ہے، تَراویح کو نہیں، اِس لئے کہ اس میں رمضان اور غیرِ رمضان دونوں میں نبی کریم ﷺ کا معمول ذکر کیا گیا ہے جبکہ تَراویح صرف رمضان میں ہوتی ہے، نیز سائل کا سوال بھی اِس پر دلالت کرنے کیلئے کافی ہے کیونکہ حدیثِ مذکور میں سائل حضرت ابوسلمہؓ نے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تھا، تَراویح کے بارے میں دریافت نہیں کیا تھا، پس معلوم ہوا کہ یہ تَراویح کا نہیں تہجد کی رکعات کا بیان ہے اور تَراویح الگ چیز ہے۔ تہجّد الگ چیز ہے۔

(3) حدیثِ مذکور میں ایک سلام سے 4,4 رکعات پڑھنے کا معمول ذکر کیا گیا ہے جبکہ تَراویح ایک سلام کے ساتھ 2,2 رکعت پڑھی جاتی ہیں، حتی کہ وہ لوگ بھی جو 8 رکعات تَراویح کے قائل اور اُس پر عمل پیرا ہیں وہ بھی ایک سلام کے ساتھ 2 رکعت ہی

---

[1] ۔(فتح الباری: 3/21)

پڑھتے ہیں، گویا حدیثِ مذکور سے اِستدلال کرنے والوں کا خود بھی اس پر عمل نہیں تو وہ دوسروں پر کیسے اِس حدیث کو حجت کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔

(4) حدیثِ مذکور میں نبی کریم ﷺ کا اِنفرادی طور پر 8 رکعات پڑھنے کا ذکر ہے، جبکہ تَراویح کی نماز مَساجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اِہتمام کیا جاتا ہے، نیز نبی کریم ﷺ نے تین دن جو صحابہ کرامؓ کو تَراویح پڑھائی ہے وہ بھی تو جماعت کے ساتھ ہی تھی، اِس لئے اِس حدیث کو تَراویح پر کیسے محمول کر سکتے ہیں۔

(5) جمہور مُحدّثین کے نزدیک یہ حدیث قیامِ رمضان (تَراویح) سے متعلّق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلّق تہجّد کی نماز سے ہے، یہی وجہ ہے کہ محدثین نے اِس حدیث کو اپنی کتابوں میں قیامِ رمضان کے اَبواب میں ذکر کرنے کے بجائے تہجد کے ابواب میں بیان کیا ہے۔ شارِحِ بُخاری، محدّثِ کبیر، حافظ الحدیث علّامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے بھی اِس حدیث کو تہجد ہی سے متعلّق قرار دیا ہے۔[1]

دوسری دلیل اور اُس کا جواب

"عَنْ عِيسَى ابْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ فَلَمْ نَزَلْ فِيهِ حَتَّى أَصْبَحْنَا ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْتَمَعْنَا الْبَارِحَةَ فِي

۱۔ (فتح الباری: 3/21)

الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ تُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ:إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ"۔ [۱]

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے مہینے میں ہمیں 8 رکعات اور وتر پڑھائی، جب اگلی رات آئی تو ہم مسجد میں جمع ہوئے اور آپ کے نکلنے کی اُمید لگا کر بیٹھے، اور صبح تک بیٹھے رہے پھر گھر چلے گئے، ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! گذشتہ شب ہم مسجد میں جمع ہوئے تھے اور یہ اُمید لگا کر بیٹھے تھے کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: مجھے اِس بات کا خوف تھا کہ کہیں یہ (تَراویح) تم پر فرض نہ ہوجائے۔

جواب: حدیثِ مذکور ضعیف ہے اور اِس کے ضعف پر جمہور محدّثین کا اِتفاق ہے لہٰذا اِس حدیث سے اِستدلال کرتے ہوئے دوسری کثیر اور صحیح روایات کو ترک کرنا کسی بھی طور پر درست نہیں۔ اور حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اِس حدیث کے راوی "عیسیٰ بن جاریہ" ضعیف ہیں، چنانچہ ائمہ جرح وتعدیل نے انہیں "مُنکر الحدیث" اور ضعیف قرار دیا ہے۔ [۲]

نیز اِس حدیث کو حضرت جابرؓ سے نقل کرنے میں عیسی بن جاریہ متفرّد ہیں، نہ کسی اور راوی نے اِس حدیث کو حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہے اور نہ ہی کسی اور صحابی سے اِس کا کوئی شاہد منقول ہے، لہٰذا اِس کو قابلِ اِستدلال قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۱۔(طبرانی صغیر:525)

۲۔(میزان الاعتدال:3/13)

تیسری دلیل اور اُس کا جواب

"مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ قَالَ:أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً"۔ [1]

حضرت سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عُمرؓ نے حضرت اُبی بن کعبؓ اور حضرت تمیم داری کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو 11 رکعات پڑھائیں۔

اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عُمرؓ نے تَراویح کی 8 رکعات پڑھانے کا حکم دیا تھا۔

جواب:

(1) حدیثِ مذکور میں رکعات کی تعداد کے بارے میں شدید اِضطراب پایا جاتا ہے، چنانچہ محمّد بن یوسف جو اِس حدیث کے مدار ہیں اُن کے 5 شاگرد ہیں ان میں سے تین شاگرد 11 رکعتوں کی روایت، ایک شاگرد 13 کی روایت اور ایک راوی 21 کی روایت نقل کرتے ہیں، لہٰذا یہ قابلِ اِستدلال نہیں۔ [2]

(2) یہ حدیث حضرت عُمرؓ کے مشہور و معروف فیصلہ جو کہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اُس کے سراسر خلاف ہے، لہٰذا اِس مضطرب حدیث کی وجہ سے دیگر صحیح احادیث کو ترک نہیں کیا جاسکتا، یہی تو وجہ ہے کہ خود اِمام مالکؒ جنہوں نے اپنی مؤطا میں اِس

۱۔(مؤطاء مالک 280)

۲۔(اعلاء السنن: 84/7)

روایت کو نقل کیا ہے وہ خود اِس حدیث پر عمل پیرا نہیں۔

(3) یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اگر حضرت عُمرؓ کا 8 رکعات کا فیصلہ ہوتا تو بعد میں حضرت عُثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی اُسی فیصلہ کی اِتباع کرتے ہوئے 8 رکعات کے قائل ہوتے، نیز صحابہ کرام کا بھی اِسی پر عمل ہوتا حالآنکہ سابقہ گزری ہوئی کثیر احادیث و روایات میں صحابہ کا عمل اِس کے بالکل خلاف یعنی بیس رکعات پر عمل کرنے کا ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ 8 رکعات تَراویح حضرت عُمرؓ کا فیصلہ ہرگز نہیں تھا۔

(میں محمد طاہر میں ایک ادنیٰ سا دین اسلام کا طالب علم ہوں)
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے دینی کتب لکھنے اور ان پر عمل
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔